26759
Sara
Batch 324 DATE __/__/__

Q2 اسلام میں فلسفہ صوم کی وضاحت کریں۔ اس کے سماجی، اخلاقی اور روحانی اثرات بیان کریں۔ روزہ تزکیہ نفس میں کیسے مدد فراہم کرتا ہے۔ وضاحت کریں۔

تعارف
اسلام میں فلسفہ صوم کی وضاحت
روزے کے روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات
روزہ اور تزکیہ نفس

تعارف:

روزہ کو اسلامی عبادات میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ روزہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کو ارکان اسلام میں بنیادی رکن کے طور پر تیسرے درجے پر رکھا گیا ہے۔ روزہ سے مراد طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور ہر قسم کی نفسانی خواہشات سے اجتناب ہے۔ حضورؐ نے روزہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ "ہر چیز کی زکوۃ ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے۔" جب کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "پس تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پائے اسے چاہیے کہ روزہ رکھے۔"
(البقرہ: 185)

روزہ ارکان اسلام میں تیسرا اہم رکن ہے اس کے ساتھ ساتھ ایک عظیم عبادت کا درجہ بھی رکھتا ہے۔ روزہ کے لیے عربی زبان میں "صوم" کا لفظ استعمال ہوتا جس کے لفظی معنی "رک جانا" "ترک کر دینا" کے ہیں۔ اصطلاحی شرع میں صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے رکنے کا نام روزہ ہے۔ روزہ سے مقصود تقویٰ کا حصول ہے تاکہ انسان کے اندر ایسی استعداد پیدا ہو سکے جس کے ذریعے گناہ کے خلاف مزاحم ہو سکے۔

ایک ماہ کے فرض روزے تربیت کا ایسا عملی نمونہ ہیں کہ انسان کے اندر یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کھانے پینے کو چھوڑ رہا ہے اور کیوں نہ وہ اسی مالک کی رضا کے لیے حرام چیزوں کو بھی چھوڑ دے۔ اسی طرح روزہ کے ذریعے انسان کے اندر

Scanned with CamScanner

DATE : ___/___/______

مالک کی رضا پر عمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

اسلام میں فلسفہ صوم کی وضاحت:

ماہ رمضان کے روزے ہر عاقل ، بالغ اور مقیم مرد و زن پر فرض ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: " اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کر دیا گیا ہے جیسا ان پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار ہو۔" (القرآن)

اس سورت میں تھوڑا آگے حکم ربانی ہے:

ترجمہ: " پس تم میں سے جس نے یہ مہینہ (یعنی رمضان) پایا تو وہ اس میں روزے رکھے۔"

روزے کی اہمیت کے بارے میں قرآن و حدیث میں متعدد مقامات پر اس کا ذکر آیا ہے۔ سورۃ البقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: " اور یہ روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو" (البقرہ : 184)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

ترجمہ: " روزہ رات تک پورا کرو۔" (البقرہ : 187)

امت محمدی پر روزہ ہجرت کے دوسرے سال فرض ہوا۔ سورۃ البقرہ میں حدیث شریف میں آتا ہے: " رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور شوال کا چاند دیکھ کر ختم کرو"

اس لیے روزہ ہر تندرست مسلمان ، عاقل ، بالغ ، مقیم مرد و عورت امیر و غریب پر فرض ہے۔

حدیث قدسی ہے۔

ترجمہ: " روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔"

حضورؐ نے فرمایا:

ترجمہ: " جو بندہ رمضان کا ایک روزہ بھی بغیر کسی عذر کے چھوڑ دے اور پھر تمام عمر روزے رکھے تو اس (ایک روزے) کی تلافی نہیں ہو سکتی۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو آسانی کے لیے یہ فرمایا کہ جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں انہیں چاہیے کہ وہ اس کے بدلے

DATE: ___/___/______

میں کسی مسکین کو کھانا کھلائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: "اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا۔"

روزے کی فرضیت کی تین شرائط ہیں:

1- اسلام 2- بلوغ 3- درست ہوش و حواس

نابالغ اور مجنون پر روزے فرض نہیں اور فرضیت ادا کی دو شرطیں ہیں تندرستی اور اقامت
بیمار کو حالت بیماری میں اور مسافر کو حالت سفر میں افطار کر لینا جائز مگر پھر قضا دینا ہے۔

روزے کے اخلاقی و روحانی اثرات

1- ضبط نفس:

روزے سے انسان کے اندر ضبط نفس کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ روزہ ضبط نفس کی تربیت ہے اور ضبط نفس کا ملکہ تعلقات اور دینی امور میں کامیابی کا ضامن ہے۔

2- تحمل و برداشت:

روزہ سے انسان میں تحمل و برداشت کی صفت پیدا ہوتی ہے۔ جب ایک آدمی صبح سے شام تک بھوکا پیاسا رہے، برائیوں سے اجتناب کرے تو اس میں تحمل و برداشت پیدا ہوگا جو رمضان کے بعد اس کے کردار کا حصہ بن سکتا ہے۔ تحمل و برداشت کے لیے دوسرا لفظ ہے "صبر"۔ صبر کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: "بے شک صبر کرنے والوں کو پورا دیا جائے گا ان کا اجر بغیر کسی حساب کے۔"

3- تقویٰ

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ روزے اس لیے فرض کیے گئے ہیں تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو۔ روزے میں انسان ممنوع اور حرام چیزوں کے علاوہ بعض حلال چیزوں سے بھی پرہیز کرتا ہے۔ رمضان المبارک میں یہ ٹریننگ بعد میں بھی برائیوں سے اجتناب کرنا سکھاتی ہے۔

4- دوسروں کی محرومیوں کا احساس

روزے میں انسان بھوک پیاس کو برداشت کرتا ہے تو اسے غریب بھائیوں کی محرومی کا احساس ہوتا ہے۔ اس سے اس کے اندر ہمدردی

DATE: __/__/____

سے ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے

۵۔ تعمیرِ سیرت:

روزے سے انسان کی سیرت کی بھی تعمیر ہوتی ہے۔ اگر ایک آدمی کو قائم طور پر غیبت و بدکاری کی لت پڑ چکی ہو تو وہ رمضان میں روزہ رکھنا شروع کر دے تو روزہ اسے ان تمام برائیوں سے روکے گا۔ اگر پھر بھی وہ ان برائیوں سے باز نہ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا

"اللہ تعالیٰ کو کسی آدمی کے بھوکا پیاسا رہنے سے کوئی مطلب نہیں۔"

۶۔ اجرِ عظیم:

روزہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے اس لیے اس کا اجر بھی عظیم ہے۔ حدیث قدسی ہے۔

"روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا"

۷۔ قبولِ دعا:

روزے دار سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے، اس لیے روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے۔ ارشاد نبوی ہے

"افطار کے وقت روزہ دار کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے"

۸۔ طبی فائدے:

روزے سے پیٹ کی کئی بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ پیٹ کی کئی بیماریاں بسیار خوری کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ موٹاپا معدے کی بیماریوں کی وجہ بنتا ہے روزے رکھنے سے کم ہو جاتا ہے اور کئی طبی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

۹۔ رضائے الٰہی کا حصول:

روزہ دار کے بارے میں حدیث قدسی ہے۔

ترجمہ: "روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔"

ہر مسلمان اس لیے روزہ رکھتا ہے کہ اس کا مالک و خالق اس سے راضی ہو جائے اور خدا کی رضا بھی اسی میں ہے کہ اس کے بندے اس کے احکامات کی پیروی کریں اور جو اس کی رضا ہو اس پر راضی ہوں تاکہ اللہ ان کو سرفراز کرے

۱۰۔ عدل اجتماعی:

روزہ ہی دراصل انسان کو عدل اجتماعی کا احساس دلاتا

Scanned with CamScanner

DATE : __/__/____

معاشرتی مساوات پیدا کرتا اور معاشرتی تفاوت کو ختم کرتا ہے۔ اسی طرح روزہ دار جب اپنی بہتری کے لیے سوچتا ہے تو ہمیں غرباء و مساکین کے بارے میں بھی اس کے اندر ترس اور رحم کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جو اسے اجتماعیت کی طرف لے جاتے ہیں۔

11۔ **شکر:**

روزہ کر روزہ دار کو اپنے خالقِ حقیقی کا شکر ادا کرنے پر مائل کرتا ہے۔ جیسا کہ اطاعت خداوندی، الرضائے رسول ﷺ، تقویٰ اور تزکیہ نفس مقاصدِ حیات ہیں، اللہ کی ذات کا شکر بجا لانے میں بس ہے۔

روزے کے سماجی اثرات

اگرچہ روزہ انفرادی فعل ہے لیکن نماز کے باجماعت ہونے کی وجہ سے جس طرح نماز اجتماعی فعل بن جاتی ہے۔ اسی طرح روزہ رکھنے کے لیے ایک خاص مہینے کے تقرر نے اس فعل کو ایک اجتماعی فعل بنا دیا ہے۔ اس حکیمانہ تدبیر سے روزے کے اخلاقی و روحانی منافع میں جو اضافہ ہوا ہے اس کی طرح چند مختصر بیان ہیں۔

امداد باہمی کی روح:

روزہ تمام لوگوں کو ایک سطح پر لے آتا ہے اگرچہ امیر امیر ہی رہتا ہے اور غریب غریب لیکن روزہ چند گھنٹوں کے لیے امیر پر بھی وہی کیفیت طاری کر دیتا ہے جو اس کے فاقہ کش بھائی پر گزر رہی ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اس کی مصیبت حقیقی طور پر محسوس کرتا ہے اور خدا کی رضا کا جذبہ اسے غریب بھائیوں کی مدد پر آمادہ کرتا ہے۔

جماعتی احساس:

اجتماعی عمل کا ایک دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس سے لوگوں میں فطری اور اصلی وحدت پیدا ہوتی ہے۔ نسل یا زبان کا اشتراک فطری قربت پیدا نہیں کرتی۔ آدمی کا دل صرف اسی سے ملتا ہے جو خیالات اور عمل میں اس سے ملتا ہے۔ یہی وہ اصلی رشتہ ہے جو آدمیوں کو ایک دوسرے سے باندھتا ہے۔

نامور یورپی مفکر پروفیسر آرنلڈ کی رائے:

Scanned with CamScanner

DATE : ___/___/______

روزہ مسلمانوں کی عبادت ہی نہیں ہے بلکہ روزہ میں وہ بے پناہ
قوت ہے جس نے مسلمانوں کو ناقابلِ تسخیر قوم بنا دیا ہے۔ پیغمبر
اسلام نے ایک مہینے کے مسلسل روزے رکھوا کر مسلمان قوم کو فاقہ
کشی اور نفس کشی کا عادی بنا دیا ہے ان میں تحمل اور برداشت
کی بے پناہ قوت پیدا کر دی ہے اور انہیں اس قابل بنا دیا ہے
کہ وہ دنیا کی بڑی سے بڑی مصیبت اور تکلیف کو بھی نظر میں
نہ لا سکیں۔ تحمل برداشت اور نفس کشی کی اس تعلیم کے بعد جب
یہ قوم آگے بڑھی تو دنیا پر سیلاب کی طرح چھاتی چلی گئی اور ایسا
ہونا بھی چاہیے تھا کیونکہ جو قوم مستقل سپر بن جاتی ہے اسی
کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا

روزہ اور تزکیہ نفس :

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس سے ایسی خواہشات پر قابو پانے کی
تربیت حاصل ہوتی ہے جو روزے کی ممنوعات میں سے ہیں۔ روزے
کا اہم فائدہ تزکیہ نفس ہے یعنی نفس کی پاکیزگی۔ جو آدمی صبح
سے شام تک بھوکا پیاسا رہتا ہے نہ وہ بری آنکھ سے کسی کو دیکھتا ہے
اور نہ ہی برائی کے بارے میں سوچتا ہے، وہ دراصل اپنے نفس
کو پاک کر رہا ہوتا ہے۔ تزکیہ نفس کے بارے میں ارشادِ باری
تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "تحقیق وہ فلاح پا گیا جس نے اپنا تزکیہ کر لیا"
(اعلیٰ: ١٦)

اس سے معلوم ہوا کہ شریف اور معزز اور سعادت مند انسان وہی
ہے جو اپنے نفس پر قابو حاصل کرے اور اسے پاکیزہ بنائے
روزے کا حکم دینے کا یہی فلسفہ ہے کہ نفس کی قوت کو
توڑنے کے لیے اور اپنی تمام قوتوں کو اعتدال میں لانے کے لیے اس
سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں

Scanned with CamScanner

DATE: ___/___/______

Q4 اسلام میں عقیدہ توحید کی وضاحت کریں۔ اسکے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات بیان کریں۔

تعارف
اسلام میں تصورِ توحید
عقیدہ توحید کے انفرادی زندگی پر اثرات
عقیدہ توحید کے اجتماعی زندگی پر اثرات
خلاصہ بحث

تعارف:

انسان پر اسلام کا سب سے بڑا احسان عقیدہ توحید ہے جس طرح پورے اسلام کی جان اس کے عقائد ہیں، اسی طرح ان عقائد کی جان، عقیدہ توحید ہے۔ یہ عقیدہ دوسرے تمام عقائد کا نقطہ کمال ہے جس کے مطابق اللہ ایک ہے، وہی ساری کائنات کا خالق ہے، مالک ہے، رازق ہے، ازلی و ابدی ہے، واجب اور قدیم ہے، وہی مستحق عبادت ہے، وہی ذات، صفات کے تقاضوں میں بے مثل اور بے مثال ہے۔ "تمام انبیاء و رسل نے ساری زندگی اسی عقیدہ کی تبلیغ کی اور اس تبلیغ کے نتیجے میں انہیں بے پناہ مشکلات و آلام کا سامنا کرنا پڑا۔ انبیاء کے بعد اس خالص عقیدہ کی تبلیغ جہاں علماء کرام کی ذمہ داری ہے وہیں امت مسلمہ کے ہر فرد کو اس چیلنج سے عہدہ برآ ہونے کے لیے اپنا علمی و عملی کردار ادا کرنا ہوگا۔ عقیدہ توحید کے حوالے سے ملتِ اسلامیہ کو اس وقت دو بڑے چیلنجز کا سامنا ہے۔

1. وجود باری کا اثبات
2. خالص عقیدہ توحید کی تبلیغ

توحید کا لفظی معنی ہے ایک ٹھہرانا، ایک بنانا۔ توحید کا اصطلاحی مفہوم ہے اللہ کو ایک ماننا

توحید سے مراد ہے اس بات پر یقین کر لینا کہ اللہ

i) اللہ ہی خالق ہے
ii) اللہ ہی مالک ہے۔

ارشاد ربانی ہے

"اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ (آیت الکرسی)

DATE: ___/___/_____

(iii) اللہ اللہ ہی ہے جو نظام ہستی بھی چلا رہے ہیں

(iv) اللہ اللہ ہی دائمی ہیں۔ وہ ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔ صرف اللہ کی ذات باقی رہے گی باقی ہر چیز فنا ہو جائے گی۔

اسلام میں تصورِ توحید:

اسلام نے ان سب باطل تصورات کا جامع رد کر دیا اور خالص اور صاف شفاف عقیدہ توحید پیش کیا جس میں کسی قسم کی کوئی کجی اور شرک نہیں ہے۔ اس عقیدے کو جامع انداز میں سورۃ اخلاص میں پیش کیا گیا ہے۔

قل ھو اللہ احد ۰ اللہ الصمد ۰ لم یلد ولم یولد ۰ ولم یکن لہ کفوا احد ۰ (سورۃ اخلاص)

ترجمہ: "(اے نبی) آپ فرما دیجئے وہ اللہ ہے جو یکتا ہے۔ اللہ سب سے بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔"

اسلام میں تصورِ توحید سے مراد ہے کہ ہم توحید کی اہمیت کو سمجھیں

(i) یہ ~~اسلام~~ کلمے کا پہلا جز ہے۔

(ii) یہ اسلام میں داخل ہونے کا دروازہ ہے۔

(iii) پورے کا پورا اسلام عقیدہ توحید کے گرد گھومتا ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات و صفات کے حوالے سے ایسی خوبصورت آیت نازل فرمائی جس کے بعد عقیدہ توحید میں کوئی ابہام نہیں۔ یہ سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 255 ہے۔ جسے آیت الکرسی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ سارے عالم کو اپنی تدبیر سے قائم رکھنے والا ہے۔ نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ایسا ہے جو اس کے حضور اس کے اذن کے بغیر سفارش کر سکے۔ جو کچھ مخلوقات کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے بعد ہونے والا ہے وہ سب جانتا ہے اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر

Scanned with CamScanner

DATE: ___/___/______

جس قدر وہ چاہے۔ اس کی سلطنت تمام آسمانوں اور زمین پر محیط ہے اور اس پر ان دونوں کی حفاظت ہرگز دشوار نہیں وہی سب سے بلند رتبہ، بڑی عظمت والا ہے۔"

بقول نصیر الدین نصیر:

وہ مالکِ کل ہے، کائنات اس کی ہے
جو ختم نہ ہو کبھی وہ بات اس کی ہے

عقیدہ توحید کے انفرادی زندگی پر اثرات:

عقیدہ توحید کے انفرادی اثرات مندرجہ ذیل ہیں

(۱) آزادی اور حریت:

انسانی زندگی پر عقیدہ توحید کا سب سے نمایاں اثر یہ پڑتا ہے کہ یہ عقیدہ انسان کو آزادی و حریت کا وہ بلند مقام بخشتا ہے جس کا وہ اشرف المخلوقات ہونے کی حیثیت سے مستحق ہے۔ تمام کائنات انسان کے لیے ہے لیکن جب تک انسان توحید سے آشنا نہیں ہوتا اس وقت تک اس کی ذلت کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ دنیا کی حقیر سے حقیر چیزوں سے ڈرتا ہے۔ جو چیزیں اس کی تابعداری کے لیے پیدا ہوئی ہیں وہ خود ان کی تابع داری اور اطاعت کرتا ہے۔ بقول علامہ اقبال

نہ تو زمیں کے لیے نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے

(۲) محبت الٰہی:

عقیدہ توحید کی وجہ سے جہاں انسان اللہ کی مخلوقات سے محبت کرتا ہے وہاں وہ خود خالقِ ارض و سماء سے بھی بڑھ چڑھ کر محبت کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "وہ لوگ جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔" (النور: 36)

اس حوالے سے سورۃ بقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "ایمان والے سب سے زیادہ محبت اللہ سے کرتے ہیں (البقرہ: 165)

علامہ اقبال بندے اور رب کے اس تعلق کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں

Scanned with CamScanner

DATE : ___/___/______

خودی کا سرِ نہاں لا الٰہ الا اللہ
خودی ہے تیغ فساں لا الٰہ الا اللہ
یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں، لا الٰہ الا اللہ

(۳) عزت نفس:

اللہ تعالیٰ پر ایمان انسان کو پستی اور ذلت سے اٹھا کر خودی اور عزت نفس کے بلند ترین درجہ پر پہنچا دیتا ہے۔ جب تک اس کا مالک و رازق سے تعارف نہیں تھا تب تک وہ مظاہر فطرت سے بھی ڈرتا تھا لیکن جب اس نے اپنے خالق کو پہچان لیا تو سب موجودات اس کے لیے ہیچ ہو گئیں۔

بقول اقبال:

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

(۴) صبر و توکل:

ایمان باللہ اور توحید خالص انسان میں صبر و توکل پیدا کرتی ہے۔ وہ دنیا کے مصائب و آلام کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے ساتھ ساتھ عجب شان بے نیازی کا مالک بن جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"
(البقرہ: 153)

اور توکل کے بارے میں اللہ نے فرمایا

ترجمہ: "اور مومنوں کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیے"
(آل عمران: 122)

(۵) شجاعت:

انسان کو دو چیزیں بزدل بناتی ہیں: ایک محبت جو وہ اپنی جان مال اور اہل و عیال سے کرتا ہے، دوسرا خوف، ان چیزوں کا جو محض آلہ کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔ عقیدہ توحید بندہ مومن سے یہ دونوں چیزیں ختم کر دیتا ہے۔ اسے محبت بھی اپنے مالک سے ہوتی ہے اور خوف بھی اپنے مالک کا ہی ہوتا ہے۔ اسے نہ دنیا کی محبت اور نہ کسی چیز کا خوف زیر کر سکتا ہے کیونکہ

ترجمہ: "ایمان والے اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں" (البقرہ: 165)

Scanned with CamScanner

DATE: __/__/____

۶۔ تقوی اور پرہیزگاری:

اللہ پر ایمان رکھنے سے انسان میں برائیوں سے پرہیز کرنے اور
نیکیاں کرنے کا میلان پیدا ہوتا ہے جس کا یہ ایمان ہو کہ اللہ
ہر جگہ موجود ہے سب کچھ دیکھ رہا ہے سب کچھ سن رہا ہے اور
انسان کو اللہ سے محبت بھی ہو دل میں اس کا خوف بھی ہو
وہ شخص برائی کا ارتکاب کیونکر کر سکتا ہے۔ جب انسان کو
یقین ہو کہ وہ قانون کی گرفت سے مکمل طور پر محفوظ رہے گا
تو اس وقت اللہ کا خوف ہی اسے برائی سے بچا سکتا ہے۔ توحید
پر ایمان رکھنے والا یقین رکھتا ہے کہ اللہ تو اسے دیکھ رہا ہے۔
وہ تو دلوں کے بھید بھی جانتا ہے۔

ترجمہ: "تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے تم اسے ظاہر کرو
یا چھپاؤ۔ اللہ تم سے ان کا حساب لے گا۔"
(البقرہ: ۲۸۴)

عقیدہ توحید کے انسان کی اجتماعی زندگی پر اثرات:

۱۔ اخوت اور مساوات:

توحید انسان کو اخوت و مساوات کا درس دیتی ہے خدا
ایک ہے۔ اسی ایک خدا نے حضرت آدم اور حوا کو پیدا کیا۔
سب انسان آدم اور حوا کی اولاد ہیں۔ سب ایک ہی ماں اور
باپ کی اولاد ہیں تو ظاہر ہے کہ سب رشتہ اخوت میں باہم
منسلک ہیں اور سب بحیثیت انسان مساوی ہیں کسی بھی
وجہ سے کوئی کسی انسانوں پر برتری حاصل نہیں۔ رنگ، زبان،
وطن، نسل کوئی بھی چیز برتری کی وجہ نہیں بن سکتی۔

~~۳۔ عالمی امن:~~ بقول علامہ اقبال:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔
ترجمہ: "بے شک مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔" (القرآن)

۲۔ عالمی امن:

عالمی امن کی خواہش شاید آج کے انسان کی سب سے بڑی خواہش
ہے۔ انتہائی مہلک اسلحے کے انبار اور دو عالمی جنگوں کی تباہ کاریوں
نے جنگ کے خوف کی وجہ سے انسان کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں

Scanned with CamScanner

اگر دنیا بھر کے تمام انسان توحید پر ایمان لا کر اپنے وضع کردہ ان جھوٹے امتیازات کو ختم کر کے اخوت و مساوات کا ماحول قائم کر لیں تو عالمی امن کے قیام کی یہ خواہش پوری ہو سکتی ہے۔

۳۔ عالمگیر معاشرہ:

توحید سے ایک عالمگیر معاشرہ موجود میں آ سکتا ہے۔ اگر دنیا بھر کے تمام انسان صرف ایک خدا پر ایمان لے آئیں تو مختلف وجوہات کی بنا پر قائم ہونے والی موجودہ گروہ بندیاں ختم ہو سکتی ہیں۔

۴۔ وحدت انسانی:

خدا کی وحدت سے ہی نوع انسانی کی وحدت پیدا ہوتی ہے جبکہ خداؤں کی کثرت سے بنی نوع انسان میں تفریق و انتشار پیدا ہوتا ہے۔ متعدد اور مختلف خداؤں پر ایمان رکھنے اور ان کی پرستش کرنے سے انسان مختلف گروہوں اور قوموں میں ہی تقسیم ہوں گے۔

خلاصہ بحث:

دنیا میں اس وقت مسلمانوں کی آبادی تقریباً ڈیڑھ سے دو ارب تک ہے۔ باقی غیر مسلم آبادی میں سے اکثر ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا وجود تسلیم کرتے ہیں مگر ان کا تصور خدا تمام کا تمام شرک سے آلودہ ہے۔ ان میں قلیل تعداد ایسی بھی ہے جو کسی خدا کو نہیں مانتی جن کو "دہریے" کہا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ آٹے میں نمک کی حیثیت بھی نہیں رکھتے لیکن ان کے ایمان کی حفاظت بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ جس فیشن زدہ دور سے ہم گزر رہے ہیں وہاں "خدا کو نہ ماننا" بھی ایک فیشن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ فیشن زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکے گا۔ حق اپنا وجود ثابت کروا کے رہے گا۔ بزبان اقبال

شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے